باب۔57

ذبیحہ

☆ **فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ - وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ ------ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ -**

ترجمہ: پس جس (جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہے (اس کا گوشت) کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تمھارے پاس کیا سبب ہے کہ نہ کھاؤ، اُس (جانور) کو جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہے حالانکہ جن کو تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل تمھارے سامنے بیان کر دی ہے، مگر وہ بھی اضطرار اور ناچاری کی حالت میں درست ہے (یعنی سخت مجبوری کی صورت میں مُردار کو بھی کھایا جا سکتا ہے)۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے ہوا وہوس سے، بغیر علمِ صحیح کے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں۔ تمھارا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔(سورۃ الانعام : آیت 118 اور 119)

☆ **إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ -**

ترجمہ: اللہ نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو۔ پھر جو شخص ناچار ہو جائے، خود خواہش نہ کرے، اور ضرورت سے زیادہ نہ کھائے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔(سورۃ البقرہ : آیت 173 کا حصہ)

گوشت خوری کے متعلق لوگ مختلف الخیال ہیں۔ بعض کہتے ہیں، گوشت ہرگز نہ کھانا چاہیے کیونکہ انسان فطری طور پر گوشت خور نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اہلِ کتاب اگر سور کا گوشت کھلائیں، مرغ، بطخ وغیرہ اور پرندوں کی گردن مروڑ کر بغیر ذبح کئے کھلائیں تو بھی کھا لینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں کہ جس چیز کو (خواہ جانور ہو، پلاؤ ہو، روٹی ہو، کچھ ہی ہو) اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نسبت دے دیں تو وہ چیز نجس ہو جاتی ہے، اور یہ

نسبت دینے والا کافر اور مشرک ہے۔ بعض اس حرمت کو صرف جانور سے خاص کرتے ہیں، غیر حیوان کو اس میں داخل نہیں کرتے۔ غرض ایک فتنہ ہے، ہڑبونگ ہے کہ دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ لوگ، علمائے متقدمین کو احمق اور جاہل جانتے ہیں بلکہ کافر سمجھتے ہیں اور اِن میں یہ ایک امرِ مشترک (agreed point) ہے۔

صاحبو! شیطان اور اس کے شاگردوں نے ایک یہ خیال بھی پھیلا دیا تھا کہ مردار جانور کو کھانا چاہیے کیونکہ وہ خدا کا مارا ہوا ہے۔ اور ان کا کہنا تھا کہ آدمیوں کا ذبیحہ نہ کھانا چاہیے، کیونکہ ذبح کرنا جانوروں پر ظلم ہے۔ ان نادانوں کا کہنا تھا کہ جانوروں کو حلال کرنا اور ان کو کھانا، سخت دلی ہے۔ مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ خدا کے نام پر اس کے حکم سے ذبح کرنے کا کیا اثر ہے۔ یہ لوگ اللہ کا نام لینے کو معمولی بات سمجھتے تھے۔ اللہ کی اطاعت کی ان کے دلوں میں کچھ وقعت نہ تھی۔ وہ کیا جانتے کہ مٹی کو درخت کھاتا ہے، اپنا جز بنالیتا ہے، اپنی غذا بنالیتا ہے۔ درخت کو جانور کھا جاتے ہیں جو اس سے اعلیٰ ہیں۔ جانوروں کو انسان کھا جاتا ہے جو ان سب سے اعلیٰ ہے۔ ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ درختوں میں بھی جان ہے۔ سچ پوچھو تو کونسی چیز ہے کہ اس میں اس کے لائق جان نہیں۔ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ؛ (سورۃ الاسراء: آیت 44)۔ جمادات، نباتات کی غذا ہو جاتے ہیں۔ نباتات، حیوانات کی غذا بن جاتے ہیں۔ حیوانات کی فطرت پر غور کرو، ان میں کے بعض نباتات کو کھاتے ہیں اور بعض حیوانات کو بھی کھاتے ہیں۔ حضرتِ انسان سب کچھ کھاتے ہیں لیکن ہر چیز کو اپنے لائق بنا کر کھاتے ہیں۔ انسان کیا ہے؟ طلسمات کا پتلا ہے۔ وہ عقل کے ہتھیار سے درندوں، چرندوں سب پر حکومت کرتا ہے۔ مناسب اور غیر مناسب سب کی تمیز کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے درندوں کو اور حشرات کو نہ کھاؤ تو بہتر۔ احرام میں کسی بھی جانور کو نہ کھاؤ تو بہتر۔ روزے میں نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو تو بہتر۔ دیکھو! نہ ضرورت سے زیادہ نرم دل بنو نہ ضرورت سے زائد سخت دل۔ درندوں کا گوشت کھانے سے درندگی پیدا ہوتی ہے۔ اور مطلق گوشت چھوڑ دینے سے بزدلی اور نامردی آجاتی ہے۔ تم جانتے ہو شیر گوشت کھاتا ہے اور بیل گھاس۔ ذرا بتاؤ ان میں سے کون بہادر ہے اور کون ضعیف القلب۔۔۔؟ یہ بات بھی آپ حضرات کے پیشِ نظر رہے کہ جو جانور طبعی طور سے مر جاتا ہے، یا اس کو گلا گھونٹ کر مارا جاتا ہے اس میں ایک قسم کی سمّیّت پیدا ہو جاتی ہے یعنی وہ toxic سا ہو جاتا ہے۔ اور جس جانور کو باقاعدہ ذبح کرتے ہیں اس کا خون درست طور سے بہہ جانے سے سمّیّت دفع ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے ذبح کو ذکواۃ بھی کہتے ہیں، یعنی پاک کرنا۔

میں ان لوگوں کے دعوے کی بھی تحقیق کرتا ہوں جو گوشت خوری کو انسان کے لیے غیر طبعی سمجھتے ہیں۔ ان میں بعض ہندو اور بعض یوروپین بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گوشت خور درندوں (wild animals)

Siddiqui Publications

کی کونچلیاں اور پنجے ہوتے ہیں اور انسان کے نہیں ہوتے۔ گھاس اور اناج کھانے والے چرندوں یعنی quadrupeds کی آنت کی جیسی انسان کی آنت ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ قیاس مفروضی ہے۔ جہاں ایک چیز مشترک دیکھی ایک کا حکم دوسرے پر لگا دیا۔ دیکھو ہر ایک کی خصوصیات ہیں۔ خصوصیات کا لحاظ نہ کرنا جہالت ہے۔ انسان کا جسم گوشت کا ہے۔ بہ نسبت دوسری غذاؤں کے گوشت قریب تر ہے۔ لہٰذا گوشت انسانی جسم کی طرف جلد مستحیل ہوجاتا ہے، تیزی سے بدل جاتا ہے۔ جب انسان گوشت کھاتا رہتا ہے تو توانا و تندرست رہتا ہے، ورنہ ضعیف وناتواں۔ سچ پوچھو تو وہ فطری طور پر نہ گوشت خور ہے نہ گھاس اور غلہ خور۔ بلکہ خدا نے اس کو عقل دی ہے۔ اس کو تمام حیوانوں میں ملانا اپنی ناقدری ہے۔ وہ تو سب چیزوں کو لیتا ہے، عقل سے اس میں تصرف کرتا ہے اور اپنے مناسبِ حال بناتا ہے۔ پھر استعمال کرتا ہے۔ وہ چاول کو اُبال لیتا ہے۔ گیہوں کو پیستا ہے۔ آٹے میں پانی ملا کر گوندھتا ہے، روٹی گھڑتا ہے، توے پر ڈال کر سینکتا ہے۔ ناریل، بادام، اخروٹ کا چھلکا نکال کر مغز کھاتا ہے۔ وہ گوشت لیتا ہے اور اس کی بوٹیاں کرتا ہے، نمک مرچ لگاتا ہے، دیگچی میں ڈال کر گلاتا ہے، پکاتا ہے۔ پھر کہیں کھاتا ہے۔۔۔ ہم غریب پاک وہند کے لوگوں کو چاول، آٹا تو پیٹ بھر ملتا نہیں۔ گوشت خور کیا بنیں گے۔۔۔! پاؤ بھر، آدھ سیر گوشت آیا، سارے گھر نے مل کر کھایا۔ دو تین بوٹیاں حصہ میں آئیں تو بڑی خوش قسمتی۔ گوشت خور اہل یورپ وامریکہ کو کہہ سکتے ہیں جن کی غذا کا اکثر حصہ گوشت ہوتا ہے۔ چناں چہ گوشت کھانے کے نقصانات اُن کے سامنے بیان کرنا چاہیے نہ کہ غریب ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے لیے۔

اہلِ کتاب کا کھانا انہی شرائط سے جائز ہوسکتا ہے جو اسلام میں لگائے گئے ہیں۔ ایسے نہیں کہ اہلِ کتاب مُردار کھاتے ہوں تو تم بھی کھانے لگو! وہ خنزیر خور ہیں تو تم بھی خنزیر خور بن چلو! ذرا خدا سے ڈرو اور احکامِ الٰہی سے منہ نہ پھیرو۔ سورۃ المائدہ کی آیت 3 کو دیکھو، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ، تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار۔ وَالدَّمُ، اور خون۔ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ، اور سور کا گوشت۔ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، اور جو غیرِ خدا کے نام پر جھٹکا کیا گیا ہو۔ وَالْمُنْخَنِقَةُ، اور گلا گھونٹا ہوا۔ وَالْمَوْقُوذَةُ، اور لٹھ سے مارا ہوا۔ وَالْمُتَرَدِّيَةُ اور اوپر سے گر کر مرا ہوا۔ وَالنَّطِيحَةُ، اور سینگ مارا ہوا۔ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ، اور جس کو درندے نے کھایا ہو مگر تم نے اس کو زندہ پایا ہو اور ذبح کیا ہو۔ یعنی نامِ خدا سے پاک کیا ہو۔ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ، اور جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ سورۃ الانعام کی آیت 121 میں وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ ہے، یعنی اور نہ کھاؤ اس جانور سے جس پر نامِ خدا نہ لیا گیا ہو۔

Siddiqui Publications

آؤاب اس بات پر غور کریں جو کسی کی طرف نسبت کو وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهٖ سمجھتے ہیں۔ آج کل غیر خدا کی طرف نسبت دینے کے مسئلے نے بڑی وسعت اور اہمیت اختیار کرلی ہے۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے چند اصول پیشِ نظر رہنا چاہیے۔ نسبت کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ معبود بھی ہو۔ ہم کہتے ہیں ہمارا خدا، ہمارا رسول، ہمارا گھوڑا، ہمارا گھر، میری بیوی، عقیقہ کا بکرا، وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہ سب نسبتیں حرام ہیں، اَسْتَغْفِرُاللہَ۔ اگر یہ کفر ہے تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔ صاحبو! بعض دفعہ اپنی طرف نسبت نہ دینا کفر ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر میری بیوی کی جگہ پر خدا کی بیوی کہیں تو کفر ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ گھر میرا نہیں، خدا کا ہے، تو وہ وقف ہو جائے گا۔ دیکھو جس طرح حرام کو حلال سمجھنا جائز ہے اسی طرح حلال کو حرام سمجھنا بھی ناجائز ہے۔ شرک فی الحکم ہے۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ۔ صاحبو! اصل حِلّتْ ہے۔ جب تک قطعی طور سے حرمت ثابت نہ ہو حرام نہیں کہہ سکتے۔ کسی کا نام لینے اور کسی کی طرف نسبت کرنے سے ان ظالموں کے پاس ایسی نجاست پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کو خدا کا نام بھی پاک نہیں کر سکتا۔ حالانکہ جیسے پہلے ذکر کیا گیا کہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے کو زکواۃ کہتے ہیں، یعنی پاک کرنا۔ بعض بد نصیبوں نے اتنا غلو (exaggerate) کیا ہے کہ کوئی اگر کہے، یہ کھانا فلاں بزرگ کے ایصال ثواب کے واسطے ہے تو ایسا کہنا غضب ہو جاتا ہے اور وہ کھانا ناپاک و نجس ہو جاتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ حرام کا لفظ ان کے وردِ زبان ہے مگر فاتحہ کے پلاؤ پر دعوت دی جاتی ہے تو اتنا کھاتے ہیں کہ چورن کے لیے بھی جگہ نہیں رہتی۔ دیکھو! ذبح کے وقت یہ کہنے کا حکم ہے، اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ فُلَانٍ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّ اٰلِه (وَاُمَّتِه)۔ تو کیا قربانی کا گوشت بھی وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهٖ میں داخل ہے۔۔۔؟ یاد رکھو! اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا حکم ہے، نہ کہ ذبح سے آگے پیچھے کسی کا نام لینے کی ممانعت۔ تمام تفسیریں بھری پڑی ہیں کہ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اور وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهٖ سے مراد غیر خدا کے نام پر ذبح کرنا ہے۔ یہ بڑے جری لوگ ہیں کہ حلال کو حرام کہنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ عمل اور رَدِ عمل برابر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہنے سے خود کافر ہو جاتے ہیں۔۔۔!

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 2 صفحہ 29 تا 31 پارہ 6 صفحہ 27 تا 40
پارہ 8 صفحہ 7 تا 12 اور پارہ 14 صفحہ 125 تا 128 }